222576 - چہرے كے بال ليزر كے ذريعے ختم كرنے كا حكم

سوال

عورت كيلئے چہرے كے بال ليزر كے ذريعے ختم كرنے كا كيا حكم ہے؟ نيز ہر سال اس كيلئے خطير رقم خرچ كرنا كيسا ہے؟ ايسے ہی ان بالوں كو رمضان ميں ختم كرنا كيسا ہے؟ يہ واضح رہے كہ عورت كے چہرے پر بال بہت معمولی نوعيت كے ہيں، اور ہارمونز ميں كسی قسم كی كوئی پيچيدگی نہيں ہے۔

پسنديده جواب

الحمد لله.

خواتين كيلئے ليزر كے ذريعے بال ختم كرنے كی اجازت ہے، ليكن اس كی كچھ شرائط ہيں:

1- بال زائل كرنے كا كام كوئی متخصص خاتون ہی كرے ، مَردوں سے يہ كام انتہائی ضرورت كے پيش نظر ہی كروايا جائے۔

اس بارے ميں مزيد تفصيل كيلئے سوال نمبر: (95891) كا مطالعہ كريں۔

2- ليزر كے استعمال سے كوئی منفی اثرات مرتب نہ ہوں؛ كيونكہ آپ صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ: (نہ اپنے آپ كو نقصان پہنچاؤ، اور نہ ہی دوسروں كو نقصان پہنچاؤ) ابن ماجہ (2340)نے اسے روايت كيا ہے اور البانی نے اسے "صحيح ابن ماجہ" ميں صحيح قرار ديا ہے۔

اور اس بارے ميں فيصلہ كن بات اس فن كے متخصص افراد كی ہی ہوگی۔

ابن مفلح رحمہ اللہ "الآداب الشرعية" (3 / 97) ميں كہتے ہيں:
"ہمہ قسم كی پليد، يا پاک ليكن حرام، يا نقصان دہ چيزوں سے علاج معالجہ كرنا حرام ہے" انتہی

3- اس كام كيلئے خطير رقم خرچ كرتے ہوئے فضول خرچی نہ ہو، چنانچہ ليزر سے ہٹ كر مروّجہ سستے اور آسان طريقوں سے بال زائل كيے جائيں۔

اس مسئلے كا نتيجہ يہ ہے كہ يہ كام جائز امور ميں شامل ہے يا زينت كے ضمن ميں آتا ہے، تاہم كچھ اہل علم چہرے كے بالوں كو كسی بھی طريقے سے زائل كرنے كو جائز قرار نہيں ديتے۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (20108) ، (153337) اور (13744) کا مطالعہ کریں۔

نیز رمضان اور غیر رمضان میں اس مسئلے کا حکم ایک ہی ہے، چنانچہ جو کام غیر رمضان میں جائز ہے وہ رمضان میں بھی اس وقت تک جائز ہوگا جب تک روزے کی وجہ سے حرام نہ ہو۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (221496) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.